اخبار "Los Angeles Times" کے نمائندہ کو انٹرویو

آج پروگرام کے مطابق West Coast کے سب سے بڑے اخبار "Los Angeles Times" کا ایک جرنلسٹ Carrol J Williams حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو لینے کے لئے آیا ہوا تھا۔ اس اخبار کے پڑھنے والوں کی تعداد ملینز میں ہے۔

انٹرویو کا انتظام "بیت الحمید" کی لائبریری میں کیا گیا تھا۔ نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور انٹرویو کا آغاز ہوا۔

❁...... نمائندہ نے یہ سوال کیا کہ آپ اسلام کے پُر امن پیغام کو کیسے پھیلا سکتے ہیں جب کہ بعض مسلمانوں کے تشدد اور دہشتگردی کے واقعات کی وجہ سے اسلام کا بہت بُرا تاثر پیدا ہوا ہے۔ آپ اس تاثر کو دور کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: حقیقی اسلام امن کا پیغام دیتا ہے۔ لفظ اسلام کے معنی ہی "امن و سلامتی" کے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس آخری زمانہ میں امام مہدی اور مسیح نے آنا تھا جس نے صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ ساری دنیا کو اسلام کی سچی اور صحیح تعلیمات سے منوّر کرنا تھا۔ اسلام کی امن و آشتی اور صلح کی تعلیم سے آگاہ کرنا تھا۔ چنانچہ اس آخری زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ و السلام بطور امام مہدی اور مسیح موعود تشریف لائے اور آپ نے پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی سچی اور خوبصورت تعلیم تمام مذاہب تک پہنچائی۔

حضور انور نے فرمایا: یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں جنگیں کیوں لڑی گئیں۔ تو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مسلمانوں نے حملہ میں پہل نہیں کی تھی۔ مسلمانوں پر مظالم کئے گئے تو ان کو محض دفاعی جنگ لڑنا پڑی اور وہ جنگیں صرف اس لئے لڑی گئیں کیونکہ مسلمانوں کو جواب دینے کے لئے تلوار اٹھانے پر مجبور کیا گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: اب ایسی کوئی مذہبی جنگ مسلمانوں کے خلاف نہیں ہے۔ اب اگر کوئی جماعت یا گروہ مذہب کے نام پر جنگ کی تعلیم دیتا ہے تو وہ ہمارے نزدیک غلطی پر ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس آخری زمانہ میں مسلمانوں کو مذہبی جنگ لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ اس بات کی ضرورت ہے کہ اسلام کی امن و سلامتی کی تعلیم پیش کی جائے اور ہم ہر جگہ، ہر فورم پر یہ امن کی تعلیم پیش کر رہے ہیں۔ ابتدائی مسلمان اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے یہی تعلیم پیش کرتے رہے۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام کے مخالفین اور خود اِن مسلمانوں نے جنہوں نے حقیقی اسلام پر عمل نہیں کیا، انہوں نے اسلام کو بدنام کیا ہے اور اسلام کو بدنام کرنے والے نظریات ان مسلمانوں کی وجہ سے پھیلے ہیں جو ہم سے اتفاق نہیں رکھتے کیونکہ وہ اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل نہیں کر رہے۔

حضور انور نے فرمایا: گزشتہ سالوں میں ہم نے "Muslims For Life" کے نام سے کمپین چلائی اور پہلی بار دس ہزار یونٹ خون کا عطیہ ہسپتالوں کو دیا۔ ہم نے یہ کمپین اس لئے چلائی تا کہ غلط فہمیاں دور ہوں۔ صرف امن کے پیغام کی خاطر، بنی نوع انسان سے محبت کی خاطر ہم نے ایسا کیا۔

حضور انور نے فرمایا: آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ احمدی مسلمان پُر امن شہری ہیں اور قانون کی پابندی کرنے والے ہیں اور ہم وہی کرتے ہیں جو کہتے ہیں۔

❁...... نمائندہ کے اس سوال پر کہ کیا آپ مذہب اور سیاست میں علیحدگی کے قائل ہیں۔ اگر عرب ممالک میں جاری تحریکات "اسلامی حکومت" قائم کرنے کی کوشش نہ کریں تو کیا اسلام کا تاثر بہتر ہوگا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پہلے ان عرب حکومتوں کو جو ہٹائی گئی ہیں مغربی طاقتیں ہی سپورٹ (support) کرتی تھیں اور اب عرب ممالک کی ان تحریکات میں مغربی طاقتیں باغیوں کی حمایت کر رہی ہیں۔ اس کے پیچھے کیا نظریات اور سوچ ہے مجھے اس کا علم نہیں۔ لیکن مَیں کئی بار بڑے زور سے کہہ چکا ہوں کہ ان تحریکوں کے ذریعہ مغربی طاقتیں اسلام اور عربوں کو کنٹرول کرنا چاہتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ مصر میں کیا دیکھ رہے ہیں۔ تحریک کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا؟ خیال تھا کہ لوگ صدر حسنی مبارک کے خلاف ہیں کیونکہ وہ عوام کو اُن کے حقوق نہیں دے رہا۔ لیکن تحریک کا کیا نتیجہ نکلا؟ کیا اب حقوق دیئے جا رہے ہیں؟ اسی طرح لیبیا میں دیکھیں کوئی حکومت نہیں ہے۔ ہر قبیلہ کی اپنی حکومت ہے اور سارے ملک کا امن و سکون تباہ ہے۔ لیبیا کے وزیر دفاع نے وزیر اعظم کو متنبہ کیا ہے کہ اگر کچھ نہ کیا گیا تو خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ تمام تحریکیں حقیقت میں مسلمانوں کے جذبات کو ابھار کر اپنے مفادات حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں اور یہ سب اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ اگر جمہوریت کی خواہش ہے تو پھر اس غیر یقینی صورتحال کو ختم کرنے کے لئے حقیقت میں جمہوری حکومت قائم کرنا ہوگی۔

❁...... نمائندہ نے سوال کیا کہ کیا یہ تحریکیں حقیقی جمہوریت قائم کرنے کے حق میں ہیں یا اسلامی حکومتیں قائم کرنا چاہتی ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: سعودی عرب اور چند ایک ممالک جہاں بادشاہت ورثہ میں ملی ہے ان کے علاوہ اکثر مسلم ممالک میں نیم جمہوری نظام قائم ہے۔ اگر مغربی طاقتیں امن قائم کرنا چاہتی ہیں تو جمہوری حکومتوں کے قیام میں ان کی مدد کریں۔

❁...... نمائندہ نے سوال کیا کہ وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں کیونکہ اس صورت میں ان پر اندرونی معاملات میں مداخلت کا الزام لگ سکتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: حال ہی میں اسرائیل کے صدر نے ان ممالک میں اقوام متحدہ کی افواج تعینات کرنے کی تجویز پیش کی ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اقوام متحدہ کی افواج میں روسی فوجی شامل نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں یہ ہدایت موجود ہے کہ اگر کوئی ملک حق پر نہ ہو، ظلم کر رہا ہے اور اپنی عوام کو ان کے حقوق نہ دے رہا ہو تو اس کو ظلم سے روکنے کے لئے جو ہمسایہ ممالک ہیں وہ کھڑے ہوں اور اس کو مجبور کریں کہ ظلم بند کرے اور امن قائم کرے۔ تو اگر آپ ان ممالک کی کوئی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہمسایہ ممالک کے ذریعہ ہو اور پھر ہمسایہ ممالک وہاں امن اور حقیقی جمہوریت کے قیام کے لئے کوششیں کریں اور مدد کریں۔

❁...... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ شام (Syria) میں لڑائی ختم کرنے کے لئے کیا تجویز پیش کرتے ہیں جب کہ لڑائی بڑھتی جا رہی ہے۔

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: سیریا کی حکومت علویوں کی رہی ہے۔ حکومت سنّی لوگوں کو اچھی طرح ڈیل نہیں کرتی۔ اگرچہ سنّیوں کے پاس حکومت میں بعض عہدے رہے ہیں لیکن پھر بھی یہ خیال ہے کہ ان سے اچھا سلوک نہیں ہو رہا۔ اب لوگ کہنے لگ گئے ہیں کہ اگرچہ شروع میں باغیوں کی تحریک نے سنّیوں اور علویوں میں اختلاف سے جنم لیا۔ لیکن اب کئی گروہ جن کے آپس میں مفادات ہیں اس تحریک میں شامل ہو گئے ہیں۔ اب یہ

سنّیوں کی حق تلفی کا مسئلہ نہیں رہا،مغربی ملکوں کے مفادات کا مسئلہ ہے۔ ان لوگوں میں یقیناً تشدّد پسند عناصر بھی شامل ہیں۔ خود باغیوں میں اختلافات ہیں اور وہ مختلف مطالبات کر رہے ہیں۔ اگر چہ یہ تحریک حکومت کے مظالم کی وجہ سے شروع ہوئی لیکن اب دونوں فریق بد دیانت ہیں۔اب کوئی نہ کوئی منصفانہ حل مستقل امن کا نکالنا ہوگا۔

❁...... **نمائندہ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ہمسایہ ممالک پر امن قائم کرنے کی کیا ذمہ داری ہے۔روس امن کی کوشش کو دوبارہ شروع کرنے کی پلاننگ (planning) کر رہا ہے۔**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اب دنیا گلوبل ویلج (Global Village) بن رہی ہے۔ ہر ایک دوسرے کے حالات سے متاثر ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پہلے دو بڑی طاقتیں تھیں جس کی وجہ سے ایک بیلنس قائم تھا۔ اب روس شامی حکومت کی مدد کر رہا ہے اور دوسری طرف مغربی طاقتیں باغیوں کی مدد کر رہی ہیں۔ خود روس اور دوسرے ممالک کے مفاد میں ہے کہ کوئی حل اس مسئلہ کا نکلے اور امن قائم ہو۔ اگر یہ مسئلہ حل نہ ہوا تو ایک جنگ کی صورت اختیار کر سکتا ہے جو کہ تمام دنیا کو لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ اب جو بھی بڑی طاقتیں ہیں یہ محسوس کرنے لگی ہیں کہ کوئی نہ کوئی پُر امن اور قابل قبول حل اس مسئلہ کا نکلنا چاہیے۔

❁...... نمائندہ نے یہ سوال کیا کہ اپنی **جماعت کے پاکستان میں مسلمانوں کے ساتھ اختلاف کے بارہ میں بتائیں؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں پہلے بھی اختصار کے ساتھ بیان کر چکا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آخری زمانہ میں ایک شخص مبعوث ہوگا جو اسلام کا احیاءِ نو کرے گا اور اسلام کی جو سچّی اور حقیقی تعلیمات ہیں ان کو پیش کرے گا۔ ہمارے عقیدہ کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ و السلام قادیان (انڈیا) میں اس پیشگوئی کے مطابق مبعوث ہو چکے ہیں اور آپ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آنے والے کو نبی کا نام دیا۔ ہمارے عقیدے کے مطابق وہ نبی ہے اور ایسا نبی ہے جو کسی نئی شریعت کے ساتھ نہیں آیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت پر ہی ہے اور اسی شریعت کے تابع ہے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرے مسلمان (غیر احمدی) کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا کیونکہ وہ خاتم النبیین ہیں اور ان کی خاتم النبیین کی تعریف کے مطابق کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ جب کہ ہم کہتے ہیں کہ غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ ہمارے مخالفین اس مسئلہ کو اچھالتے ہیں اور ایسے قوانین بنائے گئے ہیں جن کی رُو سے ہم قانون اور آئین کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں۔ جنرل ضیاء الحق نے بھی بعد میں بڑے سخت قوانین بنائے اور قوانین کو نافذ کرنے کی کوشش کی۔ یہ مخالفت صرف پاکستان میں ہی نہیں جہاں لاکھوں کی تعداد میں احمدی آباد ہیں بلکہ بعض دوسرے مسلمان ممالک میں بھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستانی مُلّاؤں کو یہ خوف ہے کہ اگر احمدیوں کو تبلیغ اور اسلام پر عمل کرنے کی اجازت دی جائے تو احمدی دوسرے مسلمانوں کو اپنی تبلیغ اور اپنے عمل سے متاثر کر کے احمدی بنا لیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں تک مخالفت کا تعلق ہے ہندوستان میں مسلمانوں کی طرف سے بھی مخالفت ہے۔ سعودی عرب، لیبیا، مصر، انڈونیشیا اور دوسرے اسلامی ممالک میں بھی مخالفت ہے۔ بس ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ جب کہ غیر احمدی مسلمان کہتے ہیں کہ کوئی نبی بھی نہیں آسکتا ہے۔ یہ بات ان کے لئے بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے جس کو اچھال کر وہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں اور انہیں احمدیوں کے خلاف ابھارتے ہیں۔

❁...... **ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مسلمانوں کا جو ایکشن (action) ہے اور طرزِ عمل ہے وہ اسلام کے خلاف ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے اس ظلم کے باوجود ہم ہر سال بڑھ رہے ہیں۔ افریقہ اور دوسرے ممالک میں لاکھوں مسلمان ہر سال احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ انڈونیشیا میں بھی احمدیوں پر مظالم کئے جا رہے ہیں۔ احمدی شہید کئے جا رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہاں بھی لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

❁...... **اس سوال کے جواب میں کہ احمدیت کہاں سب سے زیادہ مضبوط ہے؟**

حضور انور نے فرمایا: مغربی افریقہ کے ممالک میں احمدیوں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ انفرادی ممالک میں، پاکستان میں احمدیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوا کرتی تھی لیکن اب مغربی افریقہ کے بعض ممالک میں احمدی کافی بڑی تعداد میں ہیں جہاں وہ پاکستانی احمدیوں سے بھی زیادہ تعداد میں ہیں۔

❁...... نمائندہ نے **سوال کیا کہ کیا آپ کی جماعت ملک مالی (Mali) میں ہے؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہاں ہم مالی میں بھی موجود ہیں اور وہاں چھ ریڈیو اسٹیشن کے ذریعہ ہماری تبلیغ جاری ہے اور ہمارا پیغام پھیل رہا ہے۔ وہاں بھی دوسرے مسلمانوں کی طرف سے ہماری مخالفت ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم وہاں بڑھ رہے ہیں۔ اگر کوئی اسلام کا پُر امن پیغام پھیلانے کا دعویٰ کرتا ہے اور لوگوں کے دل جیتنے کا عزم رکھتا ہے تو پھر یہی اسلام کا پُر امن پیغام ہے جو ہم پھیلا رہے ہیں۔

❁...... **نمائندہ نے سوال کیا کہ آپ کا یہ پیغام پھیل کیوں نہیں رہا؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا پیغام تو پھیل رہا ہے اگر موجودہ نسلیں اس کو قبول نہیں کریں گی تو آئندہ نسلیں قبول کریں گی۔

حضور انور نے جرنلسٹ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: اگر آپ نہیں تو آپ کی نسل احمدیت قبول کرے گی۔ ہم نے تو ہمّت نہیں ہارنی، مسلسل پیغام پہنچانا ہے۔ ہم آپ کے یا آپ کی اولادوں کے دل ضرور جیتیں گے اور ایک دن ہم ساری دنیا کے دل ضرور جیت لیں گے انشاء اللہ العزیز۔

❁...... **نمائندہ نے سوال کیا کہ یہ کیوں ضروری ہے کہ آپ کے مقاصد پورے ہوں؟**

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جہاں بھی تضادات اور غیر تسلّی بخش حالات موجود ہیں وہاں اس خلا کو پُر کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر اسلام کی صحیح اور سچّی تعلیم ان کے سامنے آئے گی تو وہ ضرور قبول کریں گے۔

❁...... **نمائندہ نے سوال کیا کہ کیا امریکہ میں غیر مسلموں کو اسلام کے بارے میں آگاہ کرنا ایک بڑا چیلنج ہے جہاں مختلف مذاہب کے لوگ ہیں؟**

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: ہم کسی بھی مذہب کو غلط نہیں کہتے۔ ہر مذہب خدا کی طرف سے تھا۔ تمام انبیاء خدا کی طرف سے آئے اور سچّی تعلیمات لے کر آئے۔ ہم تمام نبیوں پر ایمان رکھتے ہیں کیونکہ وہ سب خدا کی طرف سے تھے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمات بدل گئیں۔ جس طرح مسلمانوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا، اس کی تعلیمات کو چھوڑ دیا اور تعلیمات پر عمل کرنا چھوڑ دیا، سچّی تعلیمات بھول گئے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم کہتے ہیں کہ اگر لوگ اپنے مذہب کی سچی تعلیمات پر عمل کریں تو وہ ضرور بالآخر اسلام کی تعلیم کو قبول کر لیں گے۔

❁...... نمائندہ **کے اس سوال کے جواب میں کہ امریکہ میں عوام مسلمانوں کے دہشتگردی کے واقعات کی وجہ سے اسلام سے متنفر ہیں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان وساوس اور غلط فہمیوں کو دُور کرنے کے لئے کچھ وقت لگے گا۔ ممکن ہے کہ موجودہ نسل اسلام کو قبول نہ کرے لیکن اگلی نسل ضرور کرے گی۔ لوگ عموماً مذہب سے بیزار اور لاتعلق ہوتے جا رہے ہیں۔ وہ خدا پر یقین نہیں رکھتے اور دہریہ ہو چکے ہیں۔ مذہب کے بارہ میں ان کے خیالات مختلف ہیں۔ لیکن یہ لوگ واپس آئیں گے اور مذہب کی طرف رجوع کریں گے اور اس وقت ہم اس خلا کو پُر کرنے والے ہوں گے۔ یہ لوگ جب بھی مذہب کی طرف آئیں گے تو انشاء اللہ اسلام کی سچی تعلیمات کی طرف آئیں گے۔

اس انٹرویو کے آخر پر نمائندہ جرنلسٹ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ یہ انٹرویو سوا دس بجے تک جاری رہا۔